© rasailojaraid.com

طبع اوّل کا دیباچہ پروفیسر محمد علم الدین سالک نے رقم کیا اور پیش لفظ ''معروضات مصنف'' کے عنوان سے شامل تھے۔ طبع جدید میں ان کے ساتھ شورش کاشمیری کا لکھا ہوا ایک خاکہ اور طالب الہاشمی کے لکھے ہوئے تعارف کا اضافہ کر دیا گیا۔ اس طرح ۶۶ برس بعد اس کتاب کا مطالعہ کرنے والی نئی نسل کو دقت پیش نہیں آئے گی۔

یہ کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے:

(۱) علویہ (۲) عباسیہ (۳) باطنیہ (۴) قرامطہ (۵) مہدویہ (۶) صلاحیۃ (۷) وہابیہ (۸) کاذبیہ

ماہر آثاریات پروفیسر احمد دانی نے اپنے تازہ انٹرویو (مطبوعہ روزنامہ ''ایکسپریس'' ۴؍ فروری ۲۰۰۷ء) میں کہا ہے کہ ''تاریخ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ جھوٹ کا پلندہ ہوتی ہے۔'' مگر یہ بات مکمل طور پر درست نہیں۔ اسے نظریے کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔

اس کتاب کے صفحات پر بار بار مقاماتِ عبرت آتے ہیں۔ یہ مسلم تاریخ کے چند اوراق ہیں۔ دراصل دنیا بھر کی تاریخ میں ایسے ہی واقعات کا تسلسل ملتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ حصول اقتدار اور اقتدار کو قائم رکھنے کے لیے ایسے واقعات سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہی تاریخ کا سچ ہے جسے لاکھ کوشش کے باوجود مخفی نہیں رکھا جا سکتا۔ (تبصرہ: جاوید اختر بھٹی)

● کتاب: کوہِ صبر و استقامت، ملاّ عبدالسلام ضعیف　　مرتب: حافظ محمد ندیم

ضخامت: ۱۴۴ صفحات　　قیمت: ۱۲۰ روپے　　ناشر: دارالکتاب، کتاب مارکیٹ۔ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

پاکستانیوں کو وہ دن اچھی طرح یاد ہوں گے، جب امریکہ افغانستان پر حملے کی تیاری کر رہا تھا اور نائن الیون کا واقعہ رونما ہو چکا تھا اور امریکہ ملزمان کی تلاش میں سرگرداں تھا اور ملاّ ضعیف مسلسل عالمی میڈیا سے مخاطب تھے۔ دنیا بھر کے کیمرے ان کی تصویریں بنا رہے تھے۔ اس وقت ان کی حیثیت ایک معزز سفیر کی تھی اور پھر بقول عرفان صدیقی:

> ''پاکستانی اہلکاروں نے ہر رشتے کو بالائے طاق رکھتے ہوئے سابق سفیر ملاّ عبدالسلام ضعیف کو خونخوار امریکیوں کے سپرد کر دیا یہ سپردگی بذات خود ایک شرم ناک سوالیہ نشان ہے کیونکہ ہمیں اس کا اختیار نہ تھا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ممکن تھا کہ ملاّ عبدالسلام ضعیف کو پاکستان چھوڑ کر افغانستان چلے جانے کے لیے کہا جاتا۔''

انسانی حقوق کے نعرے لگانے والے کذاب امریکی صدر بش نے مسلمانوں پر ظلم اور جبر کی انتہا کر دی ہے۔ اس نے امریکہ کو دنیا بھر کے لیے ناقابل اعتبار بنا دیا ہے۔

ملاّ ضعیف نے امریکہ کی قید سے رہائی کے بعد ایک کتاب لکھی، اس کا کافی ذکر رہا۔ اخبارات میں اس کے منتخب اقتباسات شائع ہوئے۔ انہی تراجم کو حافظ ندیم صاحب نے یکجا کر دیا۔ یہ دراصل ملاّ ضعیف کی کتاب کی تلخیص ہے۔

امریکی قید میں ملاّ ضعیف کے ساتھ گوانتا موبے میں عام قیدیوں کا سا سلوک کیا گیا، جبکہ وہ اپنے ملک کے سفیر رہ چکے تھے۔ انہیں معمولی سا احترام یا رعایت بھی حاصل نہ ہوئی۔ سفاک امریکیوں نے اس کی ڈاڑھی، مونچھیں اور ابرو تک صاف کر دیئے۔ انہیں گھٹنوں کے بل چلنے پر مجبور کیا گیا۔ ان کے پیچھے کتے لگا دیئے گئے۔ نیم برہنہ امریکی عورت انہیں تیز چلنے کا حکم دیتی تھی، انہیں برہنہ کر کے ان کی تصویریں بنائی گئیں۔ اس کو سرخ رنگ کے کپڑے اور سرخ رنگ کے بوٹ پہنائے گئے، ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی گئیں، انہیں مار مار کر اور دھکے دے کر جہاز میں سوار کرایا گیا۔ قندھار سے گوانتانا موتک ۳۰ گھنٹے کے سفر میں ہر قیدی کو صرف ایک گلاس پانی اور ایک سیب دیا گیا۔ ملاّ ضعیف کہتے ہیں کہ ''اس سے

© rasailojaraid.com